خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
2-مارچ 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 50 | ہفتہ 11 شوال 1416ھ' 2 امان 1375ہش' 2 مارچ 1996ء

اگر تمہاری زمینی عزت جاتی رہے تو خدا تمہیں آسمان پر لازوال عزت دے گا

ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے (ایمان والوں) کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے کیونکہ (صاحب ایمان) کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ بلکہ (صاحب ایمان) میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچادیں۔ (صاحب ایمان) میں قوت جاذبہ ضرور ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 516)

اخلاص کا تقاضا ہے کہ کام کرنے اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت میں میں دیکھتا ہوں بہت لوگ اخلاص سے کام کرنے والے ہیں مگر افسوس کہ کئی ایسے ہیں جو کام کا تجربہ نہیں رکھتے۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ تجربہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ صرف اخلاص کافی ہے۔ مثلاً کسی صیغہ کا افسر یا ہیڈ کلرک یا مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر یا قاضی یا مولوی جو کام پر مقرر کیا جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میرے جوش سے کام ہو جائے گا حالانکہ خالی جوش سے یہ تو ممکن ہے کہ نقصان ہو جائے مگر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کسی نے ریچھ پالا ہوا تھا۔ اس کی ماں بیمار تھی۔ وہ کسی کام کو باہر گیا اور ریچھ کو بتا گیا کہ مکھیاں اڑاتا رہے۔ ریچھ نے کچھ دیر تو یہ کام کیا لیکن جب دیکھا کہ ایک مکھی بار بار بیٹھتی ہے تو بڑا پتھر اٹھا کر دے مارا جس سے بیچاری وہ عورت بھی مر گئی۔ تو خالی اخلاص بعض اوقات مہلک ہو جاتا ہے۔

میں جب بیماری کی وجہ سے بمبئی گیا تو ہماری چھوٹی لڑکی جو بیمار تھی اسے ایک عورت سمندر کے کنارے کھلانے کے لئے لے گئی۔ وہاں اسے پیاس لگی تو اس نے سمندر کا پانی پلا دیا جس سے وہ فوت ہو گئی۔ اس نے تو اپنی طرف سے اخلاص سے ہی کام کیا مگر وہ مفید نہ ہوا۔ تو بہت لوگ ایسے ہیں جو صرف اخلاص کو کافی سمجھتے ہیں اور کام کرنے کی قابلیت نہیں پیدا کرتے۔ اس وجہ سے بہت سے کام ادھورے اور ناقص رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ کام اگر کسی ہندو یا اور کسی مذہب کے آدمی کے سپرد کیا جائے تو اچھی طرح چلے کیونکہ وہ تجربہ سے اور سوچ سمجھ کر احتیاط سے کرے گا۔ پس اگر کوئی شخص اپنے متعلقہ کام کو عمدگی سے نہیں کرتا اور اپنی ناتجربہ کاری سے سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے تو وہ محض اپنے اخلاص سے اس کی سزا سے نہیں بچ سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس سے یہ بھی تو پوچھے گا کہ کیا تمہارا اخلاص یہ نہ چاہتا تھا کہ تجربہ حاصل کرو اور کام کو عمدہ سے عمدہ طریق سے کرو۔ تو جس کو سچا اخلاص ہوگا وہ کام سیکھنے اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش بھی کرے گا کہ اخلاص کا یہی تقاضا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جاہل لوگ جو حکیموں سے نسخہ لکھاتے ہیں وہ اوروں سے پڑھا کر پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں کوئی چیز خراب یا نقصان رساں تو نہیں۔ اس طرح کیوں کرتے ہیں اس لئے کہ جس کے لئے نسخہ لکھاتے ہیں اس سے انہیں سچی محبت ہوتی ہے اور یہ محبت کا ہی تقاضا ہوتا ہے کہ وہ احتیاط کرتے ہیں۔ (از خطبہ 6-جولائی 1923ء)

اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں۔

میرے برادر بزرگوار شیخ ضیاء الحق صاحب ابن شیخ فضل حق صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 14 اور 15 فروری 96ء کی درمیانی شب اتفاق ہسپتال لاہور میں بعمر 84 سال وفات پا گئے۔

مورخہ 16 فروری 1996ء کو بعد جمعہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ اور امانتاً آپ کو احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم میاں حبیب الرحمان صاحب نے دعا کروائی۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ نیاز بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف فیصل ٹاؤن لاہور مورخہ 96-2-3 کو لاہور میں بعمر 85 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد عشاء جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ مکرمہ طاہرہ بشیر صاحبہ پروفیسر لاہور کالج فار وومن کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لارنس روڈ لاہور کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب جنجوعہ (وفات یافتہ) بنت میاں رحم دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ (مالیر کوٹلہ والے) بتاریخ 19 جنوری 1996ء کو بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ بعد جمعہ امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے پڑھایا بعد ازاں ان کی میت ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مکرم امیر صاحب سیالکوٹ نے قبر پر دعا کروائی۔ خدا تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

لوگوں کا مال چھین لینے والے انسان سے تعلق رکھنے والا انسان کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔
(امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

2- امان 1375 ہش — 2 - مارچ 1996ء

مالی قربانی -- خدا سے محبت

انسان اللہ تعالیٰ سے محبت تو کرنی چاہتا ہے لیکن بعض اوقات اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس طرح محبت کرے اور جب اپنی محبت کو بڑھانا چاہتا ہے تو اسے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ اس محبت کو کس طرح بڑھائے۔ اگر ہم اس بات پر غور کریں کہ محبت ہوتی کیوں ہے تو یہ سمجھ لینا ہمارے لئے مشکل نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت ایک فطری جذبہ بن جاتی ہے۔ محبت یا حسن سے ہوتی ہے یا احسان سے۔ اور اللہ تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ وہ حسین ہے اور اس کے حسن کی کوئی حد نہیں وہ احسان کرتا ہے اور اس کے احسان کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحے پر غور کرتے ہوئے ان دونوں باتوں کا ثبوت مہیا کر سکتے ہیں کہ وہ حسین بھی ہے اور محسن بھی۔ اس کے حسن کے جلوے جا بجا بکھرے پڑے ہیں اور اس کے احسان سے ہر چیز ممنون ہے۔ ہمارا زندہ ہونا ہی اس کا احسان ہے۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں اور جن باتوں سے اپنے آپ کو کامیاب سمجھتے ہیں وہ بھی اس کا احسان ہے۔ ناکام بھی ہو جائیں تو غور کرنے پر یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اس موقعہ پر ناکامی بھی اس کا احسان ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم بظاہر کامیاب ہو جاتے لیکن انجام اچھا نہ ہوتا۔ ہمارے کام کا کوئی اچھا نتیجہ نہ نکلتا پس ہر بات میں اس کا حسن اور اس کا احسان ہمارے سامنے آتا ہے اور انسان انہی دو چیزوں سے محبت کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے متعلق ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے کہ وہ حسین بھی ہے اور محسن بھی تو از خود ہمارے دل میں اس کی محبت پیدا ہونے لگے گی۔ اور جہاں تک اس محبت کے بڑھانے کا سوال ہے۔ جس سے ہم محبت کرتے ہیں اس کی بات مانتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہوئے ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے ایک اچھا کام کیا ہے۔ اور یہ اچھائی ہمارے دل میں محبت کے جذبہ کو اور بڑھا دیتی ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی بات مانیں۔ اس کے احکام کی پیروی کریں تو یقیناً ہمارے دل میں محبت بڑھتی چلی جائے گی۔

ایک بات جو خاص طور پر اور نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے وہ ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے انسان کے دل میں دو جذبے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کا دیا ہوا ہے۔ یہ بھی محبت کو بڑھانے والی بات ہے۔ اور دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے کچھ قربانی کر کے اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ اور محبت ایسی چیز ہے کہ محبت کے اظہار سے یہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ اظہار کا موقعہ ملتا ہے۔ محبت میں گہرائی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور انسان محسوس کرتا ہے کہ پہلے سے میرے دل میں اب محبت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی بھی یہی کام کرتی ہے۔ ویسے تو قربانی کئی قسم کی ہو سکتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ نمایاں قربانی مالی قربانی ہے۔ جس کا بلاواسطہ انسان پر اثر پڑتا ہے۔ ایسا اثر جو جذبات میں شدت پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھا دیتا ہے اور جب ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہر قربانی جو خدا کے لئے کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتے ہوئے انسان پر مزید احسان کرتا ہے تو مزید قربانی کرنے کو جی چاہتا ہے۔ پس ہمیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حسن اور احسان کی وجہ سے اس سے محبت کی جاتی ہے اور اس کی راہ میں قربانی۔ خاص طور پر مالی قربانی۔ پیش کرنے سے اس محبت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور جوں جوں یہ محبت بڑھتی ہے اللہ کے مزید احسانات ہونے لگتے ہیں گویا کہ یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔ خدا کی راہ میں قربانی۔ اور خدا تعالیٰ کے ہم پر احسانات۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس بات کی توفیق دیتا رہے کہ ہم اس کی راہ میں قربانی کرنے والے ہوں۔ خاص طور پر مالی قربانی پیش کرنے والے ہوں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ ہم پر احسانات کی بارش کرتا رہے۔ اسے خدا تو ایسا ہی کر۔

تھا دیکھنے میں ایسا کہ اپنا کہیں جسے
لیکن وہ یوں ملا کہ پرایا کہیں جسے

آئے زباں پہ یوں بھی کبھی حرف التجا
تسکین اضطراب تمنّا کہیں جسے

جینا بھی ایک درد ہے مرنا بھی ایک درد
اِک درد درد کا ہی مداوا کہیں جسے

دل کا سفر ہے یا سراب اندر سراب ہے
اِک شہرِ آرزو ہے کہ صحرا کہیں جسے

دنیا تمام بے کس و بیمار و جاں بلب
ایسا بھی کوئی ہے کہ مسیحا کہیں جسے

درد و غمِ فراق کا مارا غریب دل
آشوبِ روزگار میں تنہا کہیں جسے

سارے گناہ اشکِ ندامت نے دھو دیئے
کیا چیز تھا وہ قطرہ کہ دریا کہیں جسے

دی ہم نے راہِ عشق میں ہر ہر قدم پہ جاں
ہر اِک شجر تھا گویا چلیپا کہیں جسے

کیا بات تھی کہ بات بھی اس سے نہ ہو سکی
آیا وہ اس طرح کہ نہ آیا کہیں جسے

یادوں کا کارواں چلا بھادوں کے ساتھ ساتھ
اَشکوں کی اِک جھڑی تھی کہ برکھا کہیں جسے

نظروں سے دور دور ہی رہنے کے باوجود
ایسے لگے کہ پاس ہی بیٹھا کہیں جسے

ناہیدؔ جانے والے نے مجھ کو دمِ فراق
دیکھا کچھ اس طرح کہ دلاسا کہیں جسے

عبدالمنان ناہیدؔ

میں نہ دربار کا بندہ ہوں نہ سرکار کا ہوں
کسی تاجر کا ہوں بندہ نہ خریدار کا ہوں
میں ضمیر اپنے کو سونے نہیں دیتا ہرگز
کیونکہ بندہ ہوں تو اک ہستیٔ بیدار کا ہوں

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-
ہالینڈ کی بیت الحمد کے متعلق عورتوں میں تحریک کی گئی تھی۔ انہوں نے مردوں سے زیادہ قربانی کا ثبوت دیا۔ گو ان کی تحریک بھی چھوٹی تھی۔ عورت کی آمدن ہمارے ملک میں تو کوئی ہوتی ہی نہیں۔ اگر دین حق کے قانون کو دیکھا جائے تو عورت کی آمد مرد سے آدھی ہونی چاہئے۔ کیونکہ (احکام دین) نے عورت کے لئے آدھا حصہ مقرر کیا ہے۔ اور مرد کے لئے پورا حصہ۔ پس اگر مردوں نے چالیس ہزار روپیہ دیا تھا۔ تو چاہئے کہ عورتیں بیس ہزار روپیہ دیتیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ اگر مردوں نے ایک روپیہ چندہ دیا ہے تو عورتوں نے سوا روپیہ کے قریب دیا ہے۔ انہوں نے زمین کی قیمت ادا کر دی۔ اور ابھی چھ سات ہزار روپیہ ان کا جمع ہے۔ جس میں اور روپیہ ڈال کر ہالینڈ کی بیت الحمد بنے گی۔ پھر انہوں نے یہ چندہ ایسے وقت میں دیا ہے جب کہ لجنہ کا دفتر بنانے کے لئے بھی انہوں نے چودہ پندرہ ہزار روپیہ جمع کیا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جتنا جتنا کسی کے پاس روپیہ کم ہوتا ہے اتنا ہی اس کا حوصلہ زیادہ ہوتا ہے۔ مردوں کے پاس چونکہ روپیہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے ان کا حوصلہ کم ہوتا ہے۔ لیکن عورتوں کے پاس چونکہ روپیہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کہتی ہیں کہ روپیہ تو یوں بھی ہمارے پاس ہے نہیں۔ چلو جو کچھ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے رستہ میں ہی قربان کر کے اس کی رضا حاصل کر لیں۔"

غرض ہمارا تجربہ یہی بتاتا ہے کہ عورت اپنی توفیق اور ہمت سے بہت زیادہ قربانی کرتی ہے۔ اور مرد اپنی ہمت اور توفیق سے کم قربانی کرتا ہے...... اگر اکثریت کو دیکھا جائے تو عورت کا پلہ بھاری نظر آتا ہے رسول کریم ﷺ کو بھی جب خاص قربانی کی ضرورت ہوا کرتی تھی تو آپ عورتوں سے ہی اپیل کیا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ سمجھتے تھے کہ عورت جذباتی ہوتی ہے جب قربانی کرنے پر آجائے تو وہ غیر معمولی طور پر قربانی کر جاتی ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کو کچھ ضرورت پیش آئی۔ تو آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں میں تحریک کی اور انہوں نے اپنے زیور اتار کر چندے میں دینے شروع کر دئے۔ یوں تو عورت کو سب سے زیادہ زیور پسند ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی اس کی جائیداد ہوتے ہیں۔ لیکن جب اسے جوش آجائے اسی زیور کو جو اسے محبوب ہوتا ہے اتار کر پھینک دیتی ہے۔ عورتوں نے اسی طرح کیا اور زیور اتار کر دینے شروع کر دئے۔ مگر چونکہ اکثر غریب عورتیں تھیں اس لئے ان کے پاس کم قیمت زیور تھے۔ کسی نے چھلہ دے دیا کسی نے مرکی دے دی۔ اور کسی نے اسی قسم کی کوئی اور چیز دے دی۔ ایک صحابیؓ کو رسول کریم ﷺ نے زیور اکٹھے کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ جھولی پھیلائے ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ اور عورتیں گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھیں۔ اتنے میں ایک امیر گھرانے کی لڑکی نے سونے کا کڑا اپنے ہاتھ سے اتارا اور اس کی جھولی میں ڈال دیا۔ رسول کریم ﷺ نے جب دیکھا کہ اس نے بڑی بھاری رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں دی ہے تو آپ نے فرمایا تیرا دوسرا ہاتھ بھی درخواست کرتا ہے کہ تو اسے دوزخ سے بچا۔ اس پر اس نے اپنا دوسرا کڑا بھی اتار کر دے دیا۔

تو عورتوں میں میں نے دیکھا ہے کہ ان میں قربانی کا مادہ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ کچھ جذباتی ہونے کی وجہ سے اور کچھ یہ خدائی قانون ہے کہ جتنا روپیہ کم ہو اتنی ہی ہمت بڑھی ہوئی ہوتی ہے...... اگر عورت اپنی طبعی کمزوری اور فطری ضعف کے باوجود قربانی کے میدان میں آگے نکل جاتی ہے تو مرد کیوں اپنی کمزوری کو دور نہیں کر سکتے۔

روزنامہ جنگ۔ راولپنڈی (2) منگل 30 جنوری 1996ء

ڈاکٹر عبدالسلام کا نوبل انعام پاکستان کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے، بینظیر

لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی ہر ممکن مدد کریں۔ طبیعات کے میدان میں ان کی خدمات سنہری حروف میں لکھی جائیں گی

انہوں نے ثابت کیا کہ معمولی گھرانے کا فرد بھی غیر معمولی خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کا سائنس بلاک ان کے نام سے منسوب کیا جائے

وہ قوم کا سرمایہ ہیں۔ سالگرہ کی تقریب میں وزیراعظم کا پیغام، وسیم سجاد، بیگم شہناز، منیر احمد اور مقررین کا خطاب۔ صحت یابی کیلئے دعائیں بھی کی گئیں

اسلام آباد (وقائع نگار) سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاکستان کے شہری ڈاکٹر عبدالسلام کا یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ انہیں نوبل انعام سے نوازا گیا ہے۔ پیر کے روز ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سائنس کیلئے ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کو دنیا مانتی ہے اور یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑا سائنسدان بننے کیلئے امیر گھرانے کا فرد ہونا ضروری نہیں کیونکہ ڈاکٹر عبدالسلام جیسی شخصیات نے ثابت کیا ہے کہ معمولی گھرانے کا فرد بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اٹلی میں سائنس کا تحقیقاتی ادارہ برائے فزکس کا قیام اور فزکس کی تھیوری میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ انہوں نے اس موقع پر لندن میں زیر علاج ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت یابی کیلئے دعا کی اور کہا حکومت پاکستان کی طرف سے انکی ہر ممکن امداد کی جائے گی۔ وزیراعظم کی خصوصی معاون برائے سماجی بہبود بیگم شہناز وزیر علی نے کہا کہ یہ امر باعث حیرت ہے کہ ہمارے ملک میں سائنسدانوں کی ایک ایسی لابی کیوں نہیں بنتی جو حکومت پر دباؤ ڈال کر سائنس اور ٹیکنالوجی کیلئے کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سائنس میں پی ایچ ڈی کرنے والے اور پڑھے لکھے افراد کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے کیونکہ ایسے افراد یقیناً قوم کا سرمایہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام تیسری دنیا کے سائنس کی اکیڈمی کے بانی ہیں اور اس کے تاحیات صدر ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر تجویز پیش کی کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں سائنس کے بلاک کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کیا جائے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان نے کہا کہ فزکس کی تھیوری میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ریسرچ ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ سینئر بینکار اور ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائی چوہدری محمد عبدالوہاب نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنے ملک کی عزت اور وقار کی خاطر کوئی ایسا کام کریں جسے دنیا ہمیشہ یاد رکھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے غریب گھرانے سے تعلق ہونے کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کالج جھنگ جیسے عام تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کی مگر انہوں نے محنت اور ریسرچ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا۔ قائداعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ارسلان نے کہا کہ فزکس میں ڈاکٹر صاحب کی ریسرچ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ تقریب کے اختتام پر سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا اور بیگم شہناز وزیر علی نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں وزیراعظم نے کہا کہ میں نے لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کو کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام کو ہر ممکن سہولت فراہم کرے۔ وزیراعظم نے اپنے پیغام میں ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت یابی کیلئے بھی دعا کی اور کہا ہے کہ ان کا نوبل انعام حاصل کرنا پاکستان کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

تلقینِ عمل

وقف زندگی کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے 1935ء میں فرمایا:-
جنگ عظیم میں دو کروڑ آدمی مارے گئے۔ یا زخمی ہوئے۔ اربوں ارب روپیہ خرچ ہوا تھا۔ صرف انگریزوں کا دو کروڑ روپیہ روزانہ صرف ہوتا تھا۔ مگر ہمارے لئے اس سے بڑھ کر جنگ درپیش ہے۔ کیونکہ ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا اور انسانوں کی عادتوں اور اخلاق اور خیالات کو بدلنا ہے۔ ہم جب تک اپنے اوقات اور اپنے اموال کو ایک حد بندی کے اندر نہ لے آئیں۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے عرض نہ کریں کہ اے خدا تو نے ہمیں بلایا اور ہم تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں اس وقت تک سب دعوے باطل اور امنگیں اور خواہشیں بے سود ہیں اور کوئی چیز ہمیں فائدہ نہیں دے سکتی۔ خالی دعویٰ تو پاگل بھی کرتا ہے لیکن اس کے دعوؤں کو کون وقعت دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جو کہتا ہے۔ کرتا نہیں ہے۔ اور عمل کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہو سکتی........

(میں) اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے۔ وہ غیر محدود خزانوں والا ہے۔ اسے میرے دل کی تڑپ کا علم ہے اور اس کام کی اہمیت کو جو ہمارے سپرد ہے وہ ہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ پس میں اسی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت کے سینوں کو کھولے اور ان کے دلوں کے زنگ کو دور کرے تا وہ ایک مخلص اور باوفا عاشق کی طرح اس کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں اور پروانہ وار اپنی بڑی اور چھوٹی قربانی کو خدا تعالیٰ کے قدموں میں لا ڈالیں اور اپنے ایمان کا کھلا ثبوت دے کر دشمن کو شرمندہ کریں اور اس کی ہنسی کو رونے سے بدل دیں۔ اور نہ صرف یہ (مالی قربانی کریں) بلکہ دوسرے مطالبات جو جانی اور وقتی قربانیوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں دل کھول کر حصہ لیں۔

(الفضل 19۔ نومبر 1935ء)

آل ربوہ ٹورنامنٹ ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ

ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ 12۔ جنوری 1996ء سے 15۔ جنوری 1996ء تک بخیر و خوبی انعقاد پذیر ہوا۔ یہ ٹورنامنٹ 12۔ جنوری بروز جمعہ صبح 9۔ بجے دعا سے شروع ہوا۔ جو مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر صدر ایوان محمود سپورٹس کلب نے کروائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ٹورنامنٹ میں 83 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔

بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلے سینئرز اور جونیئرز سیکشن میں کروائے گئے۔ یہ مقابلے سنگلز اور ڈبل میں ہوئے۔ بیڈمنٹن سنگل میں چالیس اور ڈبل میں اڑتالیس کھلاڑی شامل ہوئے۔ سنگلز کے 94 میچ اور ڈبل کے 50 میچ کروائے گئے۔

ٹیبل ٹینس سنگل میں 33 کھلاڑی اور ڈبلز میں 26۔ کھلاڑی شریک ہوئے۔ سنگلز میں 88۔ میچ اور ڈبلز میں 26۔ میچ کرائے گئے۔

یہ ٹورنامنٹ نہایت خوشگوار ماحول میں نظم و ضبط سے منعقد ہوا۔

1۔ کھلاڑیوں نے اخوت اور تعاون کی روح کو برقرار رکھا۔ اور نہایت جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا۔

باقی صفحہ 6 پر

ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

مٹی کی خوشبو

ایک اخباری خبر نظر سے گزری کہ فروری میں بہت بارشیں ہوں گی۔ چھم چھم پانی برسے گا۔ لہراتے منڈلاتے بادل چھا جائیں گے۔ ابر رحمت کی آمد آمد۔ اور پھر پانی ہی پانی۔ اللہ کی رحمت کا نظارہ۔ درخت دھلے ہوئے۔ پھول نہائے ہوئے۔ پرندے چہچہاتے ہوئے۔ ہر شے صاف ستھری۔ نہائی دھوئی ہوئی۔ پانی بھی کیا خوب شے ہے گندگی کو بہالے جاتا ہے۔ قدرت کے حسن کو نکھارتا ہے۔ ہر شے تر و تازہ۔ صاف ستھری۔ برسات کا موسم ہو تو باغوں پہ بہار آجاتی ہے۔ پرندے ایک سرمستی کے عالم میں ترانے گاتے ہیں۔ کہیں سے پی کہاں کی صدا اٹھتی ہے اور کہیں سے کُوکُو سنائی دیتی ہے۔ درخت خوشی میں جھوم اٹھتے ہیں۔ پرندے خوشی کے گیت گاتے ہیں۔ حقیقتاً پانی پاکیزگی ہے۔ پانی ایک امنگ ' ایک جذبہ ہے۔ پانی اللہ کی رحمت ہے۔ پانی یہ حیات انسانی کا دارومدار ہے۔ پانی کا ایک گھونٹ حیات بخش ہے۔

ایک غزوہ میں زخموں سے چُور تین صحابہ رسول کریم ﷺ کو زندگی کی طرف لوٹانے والا وہ پانی کا ایک گلاس ہی تھا جو یکے بعد دیگرے تینوں کو پیش کیا گیا۔ مگر یہ ان کی عظمت کردار تھی۔ ایک دوسرے کے لئے ایثار و قربانی کا جذبہ تھا کہ ہر ایک نے باوجود اشد طلب کے ' یہ حیات بخش پانی کا گلاس اپنے دوسرے ساتھی کو پیش کر دیا۔ اور دوسرے نے تیسرے کو۔ اور جب یہ زندگی بخش جام واپس لوٹا تو گلاس میں پانی جوں کا توں تھا لیکن وہ محبت ' ایثار اور قربانی کے پیکر کوئی اور ہی جام یعنی جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ اب انہیں اس دنیوی پانی کی احتیاج نہ تھی۔

تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے کچھ اور پیچھے جائیں تو موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگلوں میں بھٹکتی ہوئی دکھائی دے گی۔ ان لوگوں نے جہاں دال اور پیاز کی فرمائش کی وہاں پانی کے بھی طلبگار ہوئے۔ اور پھر ایک سونٹے کی ضرب سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ صاف و شفاف پانی۔ بے اندازہ پانی۔ پتھر پھاڑتا ہوا ان پیاسوں کو سیراب کرنے لگ گیا۔ ایک نہیں ' بارہ چشمے۔ ان گروہوں میں بٹے ہوئے لوگوں میں سے ہر ایک لئے ایک چشمہ۔ ایک صاف اور میٹھے پانی کا چشمہ آن واحد میں مہیا ہو گیا۔ اب بجھاؤ اپنی پیاس اور گاؤ اس مہربان آقا کے گیت ' جس نے یہ معجزہ رونما کر دیا۔ پہاڑوں کے سینوں سے نکلتا ہوا۔ پتھروں کو پھاڑتا ہوا۔ میٹھا اور شیریں پانی۔ حیات بخش مشروب۔ اللہ کی رحمت کا نشاں۔

پانی بظاہر اتنا کمزور ہے کہ آپ اسے جس شکل میں چاہیں ڈھال لیں۔ گلاس میں ڈالیں تو لمبوتری شکل۔ گول پیالے میں ڈالیں تو گول شکل۔ اور اگر کسی نالی میں سے گزاریں تو لمبی شکل۔ مگر یہ اتنا کمزور بھی نہیں۔ جب یہ طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے تو انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ سیلاب کا ریلا کچھ یوں دکھائی دیتا ہے گویا یہ معصوم سا پانی غصہ میں منہ سے جھاگ اڑاتا۔ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ٹکراتا۔ ہر شے کو روندتا۔ گھسیٹتا۔ اپنی قوت بازو سے زیر کرتا ہوا۔ آگے دھکیلتے چلا جاتا ہے۔ پانی کی بپھری ہوئی موجوں کو دیکھ کے خوف آتا ہے۔ یہ دندناتا ہوا آگے بڑھتا جاتا ہے۔ قصبے اور شہر اس کی زد سے بچ نہیں سکتے۔ انسان اس کی قوت کے سامنے عاجز آجاتے ہیں۔ پانی میں وہ قوت ہے کہ وہ پتھر کا سینہ بھی پھاڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پتھروں میں سے تو یقیناً بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی بہہ نکلتا ہے۔ اور یہی پانی اگر انسانی آنکھ سے بہہ نکلے۔ اگر دل کے سوتے پھوٹ پڑیں تو ایک ہلچل پیدا ہوتی ہے۔ گناہ دھل جاتے ہیں اور نیکیاں ابھر آتی ہیں انسان کے اندر ایک انقلاب آجاتا ہے۔ آنکھ کا پانی خواہ "ذرا نم ہو" والی بات ہی کیوں نہ ہو ' ایک بہت بڑی طاقت ' ایک انقلاب آور کیفیت۔ اور خوش قسمت ہے وہ جسے یہ نصیب ہو جائے۔

پانی انسانی تاریخ میں کئی بار جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں پانی نے اپنا زور دکھلایا۔ اور وہ جنہیں اپنی قوت بازو کا زعم تھا ' اس کو بے حقیقت جانتے ہوئے مقابلہ پر اتر آئے۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے نے کشتی میں سوار ہونے سے انکار اسی زعم میں کر دیا کہ وہ بپھری ہوئی موجوں کو رام کرتا ہوا اپنی قوت بازو کے بل بوتے پر اس سامنے کی پہاڑی تک جا پہنچے گا۔ مگر وہ پانی جو خدا تعالیٰ کے عذاب کے طور پر نازل ہوا اس کے غیظ و غضب کے آگے ایک غلط دعویدار عاجز آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی لہروں کا شکار ہو گیا۔ ایسے ہی پانی سے فرعون کا پالا پڑا۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے نکلے جا رہے ہیں۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ پانی ان کا مددگار ہے ' ان کا مطیع ہے فرعون نے شاید سوچا کہ موسیٰؑ تو ایک کمزور انسان تھے اور جب پانی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو میرا کیا مقابلہ کرے گا۔ میں تو فرعون ہوں۔ حاکم ہوں۔ بارعب ہوں۔ طاقت ور ہوں۔ صاحب اختیار ہوں۔ بھلا میرا بال بیکا کر سکتا ہے۔ اور وہ انہی خیالوں میں ایک شان کے ساتھ پانی میں اتر گیا۔ مگر یہی پانی اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا باعث بنا اور وہی فرعون جو حضرت موسیٰؑ اور خدا کا مذاق اڑاتا تھا اسے پانی نے ہلا کر رکھ دیا۔ اور وہ مجبور ہو گیا کہ حضرت موسیٰؑ کے خدا کے سامنے جھک جائے اپنی سب شان و شوکت اور کروفر بھول کر ایک عاجز انسان کی طرح یہ کہنے پہ مجبور ہو کہ میں ایمان لاتا ہوں موسیٰ کے رب پر۔ پانی کے عذاب نے اس کی شان و شوکت کا نشہ ہرن کر دیا۔ اس کا غیظ و غضب پانی کی نظر ہو گیا۔ اس کا رعب و دبدبہ اس پانی نے عاجزی اور انکساری میں بدل دیا۔

اور وہی صدا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں دریائے نیل کے کنارے سنائی دی ایک بار پھر دہرائی گئی مگر کسی اور دریا کے کنارے سے جب ایک پاکباز لوگوں کا گروہ غم و ہم کے تمثیلی سمندر کے کنارے کھڑا تھا تو کسی نے دریا کے کنارے سے بڑے جاہ و جلال سے پکارا۔ "غم مت کر۔ تیرے ساتھ میرا رب ہے" اور غم کے بادل چھٹ گئے۔ سمندر۔ دریا۔ پانیوں کا سیلاب کچھ نہ بگاڑ سکا۔ وہ "بہ سلامت روی" کی دعا کی تائید سے اس منجدھار سے سلامتی سے نکل گئے اور اب ہم "باز آئی" کا نظارہ دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ سمندروں سیلابوں۔ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے پانیوں کے بعد اب ملاحظہ کیجئے ایک بہت ہی مختلف نظارہ۔ مگر اسے بھی پانی نے ہی جنم دیا۔ کچھ عرصہ قبل ایک بیت کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب کو ثواب میں شمولیت کی دعوت دینے کا کام ہو رہا تھا۔ مختلف گھروں کے دروازوں پہ دستک دی جارہی تھی۔ ایک در پہ دستک دی اور ہم تین افراد صاحب خانہ کی انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے کچھ دیر لگائی اتنے میں بارش شروع ہو گئی۔ پیاسی۔ پانی کو ترسی ہوئی۔ دھوپ سے جھلسی ہوئی سخت زمین پہ بارش کے پہلے۔ ننھے منھے قطرے گرے۔ اور پھر سارا ماحول ہی بدل گیا۔ اس سخت۔ جلی ہوئی ' جھلسی ہوئی۔ اکڑی ہوئی مٹی سے ایک ایسی بھینی بھینی خوشبو ' ایک ایسی سوندھی ' سوندھی بو اٹھی جو مشام جان کو معطر کر گئی۔ ان چند قطروں کا اس ترسی ہوئی پیاسی زمین نے کچھ اس انداز سے سواگت کیا گویا خوشبوؤں میں بس کے اپنے محبوب کا استقبال کیا جا رہا ہے۔ وہ سوندھی سوندھی خوشبو جو اس سخت زمین کے سینہ سے پھوٹی کچھ ایسی دلفریب

باقی صفحہ 6 پر

حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی

(ولادت اندازاً 1869ء بیعت 23- نومبر 1889ء وفات 17- امان 1328ھ / مارچ 1949ء بعمر اسی سال)

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان اولین رفقاء میں سے تھے جن کو بیعت اولیٰ سے بھی قبل حضرت صاحب سے تعلق عقیدت و ارادت تھا۔ حضرت صاحب نے اپنے رفقاء میں آپ کا نام آئینہ کمالات.....میں 198 نمبر پر اور ضمیمہ انجام آتھم میں 32 نمبر پر درج فرمایا ہے۔

1899ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حکم پر جو سہ رکنی وفد نصیبین کے آثار قدیمہ کی چھان بین اور سفر مسیح ناصری کی مزید تحقیقات کے لئے تیار کیا گیا اس میں آپ بھی شامل تھے۔ اس موقع پر سیکھوانی برادران نے جو مالی قربانی پیش کی اس پر خود حضرت صاحب نے اپنے قلم مبارک سے اظہار خوشنودی کیا اور تحریر فرمایا:-

"ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں (-) اور جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی۔"

1900ء میں جب حضرت صاحب نے مینارہ کے لئے اپنے خدام سے ایک ایک سو روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی تو حضرت میاں صاحب اور ان کے بھائیوں نے مع اپنی والدہ ماجدہ کے درخواست پیش کی کہ ہم اس چندہ میں شامل ہونا اپنی سعادت سمجھتے ہیں لیکن اس قدر وسعت نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک سو سو روپیہ دے سکے۔ اس لئے ہم چاروں ہی ایک سو روپیہ دیں گے اگر منظور فرمایا جائے۔ حضرت صاحب نے یہ درخواست منظور فرمائی اور جب امامت ثانیہ کے عہد مبارک میں مینارہ کی تکمیل ہوئی تو ان تینوں خوش نصیب بھائیوں اور ان کی والدہ کے نام مینارہ پر کندہ کئے گئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) عموماً دوسروں کی اقتداء میں (عبادت) کیا کرتے تھے۔ لیکن بعض دفعہ آپ خود بھی (عبادت) میں امامت کرواتے تھے۔ حضرت میاں خیرالدین صاحب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ نے دو بار حضرت صاحب کی اقتداء میں عبادت کی۔ ایک بار قبل از دعویٰ بیت اقصیٰ میں شام کی عبادت اور دوسری دفعہ دوپہر کی عبادت حضرت صاحب کی اقتداء میں پڑھنے کا موقع ملا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے جا رہے تھے۔ اور حضرت صاحب نے یہ عبادت بڑی نہر پر کروائی تھی۔

آپ نظام الوصیت سے بھی وابستہ تھے۔ اور مجاہدین تحریک جدید میں بھی شامل تھے۔ پنجگانہ عبادت بلکہ نصف شب کی عبادت کا نہایت درجہ التزام رکھتے تھے۔ روزوں کی پابندی میں اپنی نظیر آپ تھے۔ 1326ھ / 1947ء میں قادیان سے ترک وطن کر کے جہلم شہر میں فروکش ہو گئے تھے۔ جہاں گاڑی کے ایک حادثہ سے انتقال فرما گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد ڈار-لندن

1937ء کا ہنگری

ملک ہنگری کی تاریخ ایک ہزار سال سے بھی پرانی ہے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جس کے ہر طرف زمین ہے جسے انگریزی میں Landlocked کہتے ہیں۔ 896 میں روسی گھڑ سوار خانہ بدوش قوم جنہیں Magyars کہا جاتا تھا نے اس ملک کے جنوب مغربی علاقہ پر قبضہ کر کے ہنگری حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اس قوم کی ترکوں کے ساتھ کشمکش رہتی۔ آخر کار ترکوں نے فتح حاصل کر کے ہنگری پر قبضہ کر لیا اور سولہویں اور سترہویں صدی میں اس ملک پر ترکوں کی تقریباً 150 سال تک حکومت رہی 1699ء میں آسٹرین (Austrians) نے اس ملک پر قبضہ کر لیا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد مقامی لوگوں نے روس کی مدد سے اپنے ملک کی حکومت حاصل کر لی مگر کسی سیاسی مصلحت کے ماتحت وہاں ہنگری اور آسٹریا کی مخلوط حکومت رہی جس میں سرب (Serbs) زیچ (Czechs) اور سلوواک (Slovaks) بھی شامل تھے۔ جنگ عظیم اول کے بعد ہنگری کے پاس اصلی ملک کا 1/3 حصہ رہ گیا اور باقی علاقہ بٹ کر چیکوسلوواکیا۔ رومانیہ اور یوگوسلاویہ بن گیا۔ 1930ء میں ہنگری جرمنی کے زیر اثر آگیا اور جنگ عظیم ثانی میں ہنگری نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ جرمنی کی شکست کے بعد ہنگری کیمونسٹ (Communist) روس کے زیر اثر آگیا۔ 1956ء میں ہنگری نے اپنے آپ کو روسی تسلط سے آزاد کرانے کی کوشش کی مگر روسی فوجوں نے اس جنگ آزادی کو طاقت کے زور سے کچل کر رکھ دیا۔ مگر چند سال قبل Communism کے خاتمہ کے بعد اب یہ حقیقی طور پر آزاد ملک بن گیا ہے موجودہ آبادی تقریباً 10620000 افراد ہے جن میں 55 فی صد رومن کیتھولک عیسائی۔ 22 فی صد پروٹسٹنٹ عیسائی اور ایک فی صد یہودی۔ مگر وہاں مسلمان بھی ہیں جن کا تاریخ دان کوئی ذکر نہیں کرتے۔

تحریک جدید کے ماتحت سب سے پہلا مشن ہنگری میں 1936ء میں قائم ہوا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے چوہدری احمد خان صاحب ایاز کو پہلا مشنری مقرر فرمایا۔ جو 1936-1-16 کو قادیان سے روانہ ہو کر 1936-2-21 کو بوڈاپسٹ (Budapest) پہنچے۔ 1937ء میں حضرت صاحب نے مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر کو امریکہ بھجوایا مگر وہاں داخلہ نہ ملنے پر حضرت صاحب کے ارشاد پر آپ 1937-2-11 کو ہنگری کے دارالخلافہ بوڈاپسٹ (Budapest) پہنچے اور احمد خان صاحب ایاز سے چارج لیا۔ ایاز صاحب پولینڈ چلے گئے۔ ہنگری روانہ ہونے سے چند سال پہلے وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں استاد تھے اور مجھے بھی ان کا طالب علم ہونے کی سعادت حاصل ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ نوجوان باہر نکل جاویں خاکسار 1937ء میں ٹانگانیکا جواب تنزانیہ کہلاتا ہے چلا گیا۔ جہاں خاکسار کے والد عبدالکریم صاحب ڈار ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ میں تنزانیہ کے شہر ٹانگا جو اس ملک کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ مورخہ 1937-5-12 کو پہنچا۔ اس خیال سے کہ اور آگے چلنا چاہیئے میں نے ایسے احباب جن سے پہلے واقفیت تھی اور وہ بیرون ممالک میں مقیم تھے سے خط وکتابت شروع کر دی۔ اسی طرح مکرم محترم محمد ابراہیم صاحب ناصر کو ہنگری لکھا۔ اور اس مضمون کا تعلق اس خط وکتابت سے ہے۔

ابراہیم صاحب ناصر 1912-11-12 کو اپنے آبائی وطن گھوگیاٹ ضلع بھیرہ میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد محترم مولوی فخر الدین صاحب نے احمدیت قبول کر کے مستقل سکونت قادیان اختیار کر لی تھی تحریک جدید کے آغاز میں ناصر صاحب نے بعض دیگر نوجوانوں کے ساتھ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ 1937-2-11 سے پونے دو برس ہنگری میں مقیم رہے اور 1938-11-22 کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کام میں برکت ڈالی اور کئی سعید روحیں داخل احمدیت ہوئیں۔ قادیان واپسی کے بعد حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر B.Ed کیا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بطور استاد تقرری ہوئی۔ 1953ء میں پرائیویٹ طور پر ایم۔اے ریاضی کیا اس کے بعد حضرت صاحب نے آپ کی تقرری تعلیم الاسلام کالج ربوہ کر دی اور وفات تک وہاں ہی پڑھاتے رہے۔ ہومیو پیتھی کا بھی بے حد شوق تھا اور خود ہی پڑھ کر یہ کام سیکھا۔ محلہ اور ارد گرد کے غریب لوگ جو استطاعت نہ رکھتے ان کا علاج مفت کرتے۔ بعض لوگوں نے مشورہ بھی دیا کہ کم از کم دوائی کی قیمت لے لیا کریں مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ ان کی وفات کی خبر سن کر ارد گرد کے غرباء اور مستورات فوراً اکٹھے ہو گئے اور بعض عورتیں اس طرح رو رہی تھیں جیسے ان کے کسی بہت قریبی عزیز کی وفات ہو گئی ہے۔ نظام جماعت کی بڑی سختی سے پابندی کرتے اور چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے اور اپنے بچوں کو بھی امام جماعت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت کی بڑی باقاعدگی سے تلقین کرتے رہتے تھے بلڈ پریشر کے مریض تھے 1968-7-8 کو دوپہر کا کھانا کھا کر لیٹ گئے۔ زکام کی وجہ سے ان کی طبیعت ٹھیک نہ تھی۔ جب عصر کے لئے نہ اٹھے تو ان کی بیگم ان کو اٹھانے کے لئے گئیں تو اس وقت ان کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ اس کے چند منٹ کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

مضمون لکھتے ہوئے مجھے خیال پیدا ہوا۔ میں پتہ تو کروں کہ جو ایڈریس انہوں نے مجھے اپنے خط مورخہ 1937-10-18 پر دیا ہے وہاں اب کون رہتا ہے وغیرہ۔ چنانچہ میں نے ہمارے ایک نہایت مخلص اور فدائی نوجوان مکرم مبشر احمد صاحب جو بوڈاپسٹ میں یونیورسٹی کے طالب علم ہیں اور جماعتی کاموں میں بہت حصہ لیتے ہیں اس سلسلہ میں خط لکھا۔ انہوں نے کوشش کر کے وہ جگہ دریافت کر لی۔ وہ لکھتے ہیں وہ بلڈنگ تاحال موجود ہے۔ اس بلڈنگ کے (گراؤنڈ فلور) پر ایک بینک ہے۔ اور پہلی منزل پر عیسائیوں کے ایک فرقہ کا دفتر ہے اس فرقہ کا نام "بیت جولا کیزت" ہے۔ یہ فرقہ مسلمانوں کے سخت خلاف ہے اور اس کے سربراہ جس کا نام Nemet Sandor کا دعویٰ ہے کہ 1996ء تک دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ ہو جاوے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نازل ہوں گے کیونکہ اس سال یروشلم کو بنے تقریباً 6000 سال مکمل ہونے والے ہوں گے۔

اب میں وہ خط نقل کرتا ہوں جو مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر نے خاکسار کو بوڈاپسٹ۔ ہنگری سے لکھا اور یہ خط مجھے دارالسلام۔ ٹانگانیکا ملا تھا۔

Magyaro Raszabi Mission
Budapest
Budapest VII Ardna -UT
7-UL2

مورخہ 18-اکتوبر 1937ء

مکرم محترم نذیر احمد صاحب (-)

آپ کا مکتوب نمبر 55 چند روز ہوئے مجھے ملا۔ ایک ضروری سفر اختیار کرنے کی وجہ سے اس کے بعد گوناگوں مصروفیات نے جواب جلدی لکھنے میں روکاٹ ڈالے رکھی۔ آج آپ کے محبت نامہ کے جواب کی اپنی بساط اور سمجھ کے مطابق کوشش کرتا ہوں۔

سب سے اول آپ کی اس نوازش کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں جس کی یاد آپ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کرائی ہے۔ آپ نے اس روز میری سفر کی تھکان دور کرنے میں جو مدد کی تھی اور جسم کے گرد وغبار کو دور کرنے میں مجھ پر احسان کیا اس کا میں بہت ممنون ہوں۔ آپ نے بھی تعارف کے لئے ایک ایسے واقعہ کو لیا ہے۔ اگر اس کے سوا کسی اور طریق سے واقف کرانے کی کوشش کرتے تو شائد میں آپ سے کلی طور پر ناواقف رہتا۔ لیکن اب آپ کی شکل بھی میرے ذہن میں آگئی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے ضروری امور جو اس سے متعلق تھے سب کا علم ہو گیا۔

آپ افریقہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے عزم اور ہمت کی داد دیتا ہوں۔ واقعی آپ جیسے باہمت نوجوان ہی ہیں جو تحریک جدید کے ثواب کو لوٹ لوٹ کر جھولیاں بھر کر اپنے لئے جمع کر رہے ہیں ایسے ارادے اور ایسی ہمت کے آگے مشکلات کے پہاڑ بھی نہیں ٹھہر سکتے اور میں نہیں سمجھتا کہ کامیابی اور ترقی کیوں آپ کے قدم نہ چومے گی۔ یقیناً آپ کو اللہ تعالیٰ بہت ترقیات نصیب کرے گا اور اپنے فضلوں کی بارش آپ پر نازل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو شخص اس کی راہ میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتا ہے اس کے لئے وسعت مال۔ اقبال اور ترقی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتا۔ پس آپ متفکر نہ ہوں اور کوشش میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر اجر دے گا۔

آپ نے ہنگری کے متعلق بعض امور دریافت کئے ہیں ان کا جواب اپنی سمجھ کے مطابق عرض کرتا ہوں۔ اس جگہ دفاتر میں جو زبان بولی جاتی ہے وہ ہنگری کی اپنی زبان ہے جو یورپ کے کسی اور ملک میں نہیں بولی جاتی ہنگری ملک کا نام "ماجر اور ساگ ہے" "ساگ" ملک کو کہتے ہیں اور "ماجر" وہ قوم ہے جو اس جگہ آباد ہے۔ اس جگہ کی زبان کا نام "ماجر اول" ہے Maggarul۔ انگریزی بولنے والے اور سمجھنے والے بہت شاذ رہتے ہیں دفاتر میں کوئی شخص انگریزی نہیں جانتا۔ میں نے وزراء سے ملاقات کی ہے۔ ان میں سے جن سے ملا ہوں۔ یعنی وزیر تعلیم۔ وزیر مذاہب۔ وزیر تجارت۔ فارن منسٹر۔ یہ انگریزی بالکل نہیں جانتے۔ اخبارات میں کئی مرتبہ بغرض انٹرویو جانا پڑتا ہے۔ تمام عملہ میں بمشکل ایک ایسا ملتا ہے جو انگریزی جانتا ہو اور وہ بھی ٹوٹی پھوٹی جس کا نہ سر نہ پیر۔ عوام میں سے انگریزی جاننے والے بہت کم ہیں۔ غیر ممالک سے آنے والے کو سب سے پہلا مقابلہ زبان کا کرنا پڑتا ہے زبان سخت مشکل ہے حتیٰ کہ مجھے جبکہ اس جگہ آئے دس ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے ابھی تک زبان نہیں آئی۔ میں روزمرہ کی گفتگو یا دعوت الی اللہ ابھی اس زبان میں کرنے سے محروم ہوں۔

البتہ جرمن زبان اس جگہ بیشتر حصہ جانتا ہے۔ عوام بھی اور بڑے بھی۔ اگر آپ کو جرمن زبان سے کماحقہ واقفیت ہو تو کام شروع کرنے میں آسانی رہے گی ورنہ ایک لمبا عرصہ تکلیف سے گزارنا ہو گا۔

اس جگہ ملازمت کے امکان بہت کم ہیں۔ ہنگری ایک نہایت غریب ملک ہے۔ بے روزگاری ہندوستان سے بھی ابتر ہے۔ تنخواہیں بہت کم ہیں بمشکل گزارہ ہو سکے گا۔ میں نے سب کو شاکی ہی پایا۔ پینگو کی قیمت ہمارے ہندوستانی آٹھ آنے کی قیمت کے برابر ہوتی ہے۔ اگر دفتر میں اچھی جگہ مل جائے تو حد ہو گی تو 100 پینگو یعنی 50 یا 60 روپے ماہوار کما لینے کی توفیق مل گئی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

تھی کہ اس کا بیان ممکن نہیں۔ ہم باہر کھڑے بارش میں نہاتے رہے (صاحب خانہ کو دعا بھی دیتے رہے جنہوں نے ہمیں اس بھینی بھینی خوشبو سے فیض یاب ہونے کا سامان پیدا کیا) اور اس خوشبو سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ابر رحمت جب برستا ہے تو صرف سخت مٹی کی پیاس ہی نہیں بجھاتا بلکہ اس کے سینہ میں چھپی ہوئی خوشبو کو بھی بکھیر دیتا ہے۔ کچھ یہی کیفیت انسانوں کی بھی ہے۔ وہ جو بظاہر سخت دل ہیں۔ وہ جو بظاہر شدید مخالف ہیں ان کے سینے بھی نافے کی طرف نہایت سوندھی سوندھی خوشبو چھپائے ہوئے ہیں۔ ابر رحمت کے چند قطرے گرے اور وہ خوشبو ابھر آئی اور پھر وہ خوشبو چار سو پھیل گئی اور اوروں کو بھی معطر کر گئی۔ کچھ ایسا ہی نظارہ ہم نے اس وقت دیکھا۔ اور پھر اس کے فوراً بعد کچھ مختلف انداز میں۔ اسی شام ایک دوست سے بات ہوئی۔ انہوں نے بتلایا کہ وہ ہر ملنے والے ہر آنے والے پہ بارش کے قطرے ٹپکانے کا سامان کرتے ہیں اور بہت ہیں جن کے سینوں سے سوندھی سوندھی خوشبو اٹھنے لگتی ہے۔ اور پھر یہ خوشبو پھیلتی چلی جاتی ہے۔ یہ عجیب وغریب بارش یہ ابر رحمت ایک نرالا سماں پیدا کر دیتا ہے خوشبو پھیلتی چلی جارہی ہے اور اس کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ مگر یہ سوندھی' سوندھی خوشبو اس زمین سے ہی اٹھ سکتی ہے جو خواہ کتنی سخت کیوں نہ ہو' مگر پیاسی ہو' پانی کے قطرے کو ترسی ہوئی ہو۔ لیکن جہاں دلدل اور کیچڑ ہو وہاں ابر رحمت کے ہزار قطرے ٹپکائیں تعفن ہی پھوٹے گا۔ بدبو ہی پھیلے گی۔ یہ زمین اس قابل ہی نہیں کہ ابر رحمت سے مستفید ہو۔

مگر اللہ کی رحمت کی بارش تو ہو رہی ہے۔ پانی تو آسمان سے اتر رہا ہے اور ہر وقت مگر کہیں دلدل ہے کہیں کیچڑ۔ لیکن جہاں زمین' خواہ سخت ہو' لیکن پیاسی وہاں سے سوندھی سوندھی خوشبو اٹھے گی اور اٹھ رہی ہے' اور ہر سمت پھیل رہی ہے بھلا خوشبو پہ بھی بند باندھا جاسکتا ہے۔ خوشبو کو بھی پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے۔ یہ مٹی میں سے اٹھنے والی خوشبو' پہ سوندھی' سوندھی خوشبو پھیل رہی ہے اور پھیلتی چلی جائے گی۔ (اگر اللہ نے چاہا)

بقیہ صفحہ 5

ورنہ عام طور پر تو اس سے بھی برا حال ہوتا ہے یعنی کم تنخواہ ملتی ہے۔

دفاتر میں یا سرکاری محکمہ جات میں ملازمت کے لئے حکومت سے اجازت لینی ہوتی ہے اس میں بھی مشکلات ہیں کیونکہ ملک کی روز بروز خستہ حالت کے پیش نظر کوشش کی جاتی ہے کہ ملکی آدمی کو ترجیح دی جائے۔

تجارتی تعلقات کے قیام کے پیش نظر میں نے تجارتی فرموں سے ملاقات کی ہے۔ اس جگہ بھی کوئی انگریزی جاننے والا نہیں ملا۔ ایک فرم میں بمشکل ایک آدمی ملتا ہے (اس جگہ سے خط بہت پرانا ہونے کی وجہ سے پھٹ گیا ہے۔)

ایک ذریعہ کمانے کا یہ بھی ہے کہ جو انگریزی سیکھنے کے خواہشمند ہوں ان کو انگریزی پڑھائی جائے۔ بعض غیر ملکی یہ طریق اختیار کرتے ہیں لیکن آپ بھی اس کو فوراً ہی نہیں بلکہ چند ماہ کی رہائش کے بعد زبان سیکھنے کے بعد یہ اختیار کر سکیں گے۔

میں نے اختصار کے ساتھ حالات عرض کر دیئے ہیں۔ آپ کے ذہن میں اگر کوئی خاص کام ہو تو اس کے متعلق لکھیں میں تحقیقات کر کے عرض خدمت کروں گا۔

دعا آپ کے لئے کرتا ہوں (اللہ نے چاہا تو) کرتا رہوں گا امید ہے آپ بھی مجھے فراموش نہیں کریں گے

یہ خط 18۔ اکتوبر (1937) کو لکھا تھا بوجہ تنگی اخراجات روانگی سے قاصر رہا آج ہی 18 نومبر کو پوسٹ کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ معاف فرمائیں گے۔

والسلام

خاکسار ابراہیم ناصر بوڈاپسٹ

حال میں مجھے کینیڈا سے شائع ہونے والا ایک رسالہ جس کا نام The Arabist ہے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس میں ہنگری میں احمدیت کے موضوع پر 9 صفحہ کا مضمون چھپا ہے۔ اس میں مکرم محترم ایاز صاحب و دیگر احمدیوں کے فوٹو بھی چھپے ہیں اس میں براہیم صاحب ناصر کا فوٹو بھی شامل ہے۔

"اس وقت کے اخبارات کے مطابق مئی 1936ء میں ہنگری میں احمدیوں کی تعداد صرف چار افراد تھی فروری 1937 میں یہ تعداد 75 اپریل میں 100۔ اگست میں 150 اور ستمبر میں تقریباً 400 تک پہنچ گئی۔ ان اخبارات نے یہ تعداد اولاً ایاز صاحب سے حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ بعد میں 24 سالہ ریاضی دان ابراہیم ناصر سے جو قادیان سے بوڈاپسٹ میں ایاز صاحب کے ساتھ دوسرے مشنری مقرر ہو کر آئے تھے۔"

اپنے خط میں مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر نے اخراجات کی تنگی کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اس مضمون کی تیاری میں اس بات کا بھی علم ہوا کہ بعض دفعہ انہیں کھانے کے لئے ڈبل روٹی کے ایک ٹکڑے اور سالن کی جگہ انگوروں سے گزارہ کرنا پڑتا تھا۔ اسی طرح اور ممالک میں بھی مربیوں کو ایسی مشکلات درپیش تھیں۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب میں MTA کی تنصیبات کے پاس سے گزرتا ہوں جو میرے دفتر کے قریب ہیں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ MTA جس کا چلانا بڑی بڑی حکومتوں کے بس میں بھی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اس کے سارے اخراجات برداشت کرنے اور اس نشریاتی ادارہ کو نہایت کامیابی سے چلانے کی توفیق مل رہی ہے۔ جس کا اعتراف غیر از جماعت تنظیمیں کر رہی ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر کے مشنوں میں جہاں بھی جائیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لنگر سے ہر کسی کو انواع واقسام کے کھانے مل جاتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر اور ایسے دیگر مربیوں کے درجات بلند کرے اور ان کی اولادوں پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تیسرے سالانہ علمی مقابلہ جات

امسال 6'5 جنوری کو یہ تیسرے سالانہ علمی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت منعقد ہوئے۔

ان مقابلوں میں تینتالیس اضلاع کی ایک سو سولہ مجالس کے دوسوباون نمائندہ خدام نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال چونتیس اضلاع کی بیاسی مجالس کے ایک سو اکسٹھ نمائندہ خدام شریک ہوئے تھے۔

مورخہ 5۔ جنوری کو صبح آٹھ بجے ایک بکرا بطور صدقہ کے دیا گیا اور دوپہر تین بجے محترم مرزا عبدالحق صاحب نے اپنے خطاب اور دعا سے ریلی کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

آپ نے خدام کو کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مطالعہ کی خصوصی تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس خدا کے فضل سے حضرت بانی سلسلہ کی تمام مطبوعہ تحریرات ہیں اور جو بھی حضرت بانی سلسلہ کی طرف سے چھپا ہے کتب' ملفوظات' اشتہارات اور مکتوبات وغیرہ میں نے خدا کے فضل سے سب پڑھے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یورپ اور امریکہ کو آج علمی برتری حاصل ہے مگر جس علم کے ساتھ اخلاق اور روحانیت شامل ہو وہ آخر سب پر غالب آتا ہے اور جماعت احمدیہ اسی لئے قائم کی گئی ہے۔

مورخہ 16 جنوری 1996ء کو 6.30 بجے شام ایوان محمود میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ مہمان خصوصی کے خطاب سے پہلے مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے ریلی کی رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ پھر مقابلہ تقریر میں مسلسل تین سال سے اول آنے والے خادم عمر وسیم ملک صاحب ربوہ نے مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب سے نوازا۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کا اختتامی خطاب

آپ نے فرمایا موجودہ مجلس انصاراللہ کے قیام سے کئی سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے "انصاراللہ" کے نام سے ایک انجمن بنائی تھی جس کے ہر ممبر کے پاس ریاض الصالحین اور کشتی نوح رکھنا لازمی تھا۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات سنائے اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے عشق کلام الٰہی کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا میں اپنے عزیزوں سے یہ درخواست کروں گا کہ کلام الٰہی سے محبت کا تعلق پیدا کریں اور کلام الٰہی سیکھنے سکھانے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی محترم چوہدری صاحب کے دعا کرانے کے ساتھ یہ ریلی اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں تمام شرکاء کھانے میں شریک ہوئے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی رہنمائی ہر مرحلہ پر اس ریلی کو کامیاب بنانے میں بہت ممد و معاون ثابت ہوئی۔

مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو قیمتی انعامات دیئے گئے نیز ان کے لئے دیدہ زیب سند امتیاز طبع کروائی گئی تھی جو مہتمم تعلیم اور صدر مجلس کے دستخطوں سے جاری کی گئی۔ نیز ہر انعامی کتاب کے اندر ایک یادگاری تحریر بھی چسپاں کی گئی تھی جس پر اس خادم کے نام و مجلس کے ساتھ یہ ذکر تھا کہ یہ کتاب فلاں مقابلہ میں بطور انعام دی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 3

اختتامی تقریب مورخہ 15۔ جنوری 1996ء کو شام ساڑھے چار بجے منعقد ہوئی مہمان خصوصی محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ آپ نے بیڈ منٹن سینئرز سنگل کا فائنل میچ مابین فاتح الدین و داؤد احمد رانا ملاحظہ فرمایا۔ تقسیم انعامات کی تقریب کلام الٰہی سے شروع ہوئی۔ رپورٹ صدر ٹورنامنٹ کمیٹی فاتح الدین نے پڑھی۔ مہمان خصوصی نے خطاب فرماتے ہوئے انتظامیہ سپورٹس کلب کی مساعی کو سراہا۔ اور کھلاڑیوں سے کہا کہ آپ کی کھیل کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہر میدان جسمانی' تعلیمی'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی اور روحانی میں آپ نے آگے نکلنا ہے۔ آپ کی کھیل بھی بہتر سے بہتر ہونی چاہئے۔ کھیل نظم و ضبط سکھاتی ہے۔ ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کے کھلاڑیوں کے لئے بہت بڑی سہولت ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو کماحقہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اس کے بعد صدر محترم نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کروائی۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30433 میں نعیمہ ممتاز ہاشمی زوجہ زبیر احمد ہاشمی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 45/22 دارالرحمت شرقی ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-7-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی 20 تولہ مالیتی -/3600 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اگست 1995ء سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نعیمہ ممتاز ہاشمی 45/22 دارالرحمت شرقی ربوہ حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 زبیر احمد ہاشمی خاوند موصیہ وصیت نمبر25941 گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر 30434 میں شگفتہ نسیم زوجہ نسیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/10000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 25 تولہ مالیتی -/3750 ڈالر۔ ایک لاکٹ 2 انگوٹھیاں 2 بالیاں ڈائمنڈ مالیتی -/500 ڈالر کینیڈین۔ 3۔ نقد رقم بینک میں -/12000 ڈالر U.S اس وقت مجھے مبلغ -/350 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس از کینیڈا گورنمنٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شگفتہ نسیم ساکن کینیڈا گواہ شد نمبر1 نسیم احمد خاوند موصیہ ساکن کینیڈا گواہ شد نمبر2 ملک خالد محمود صدر جماعت احمدیہ کیلگری کینیڈا۔

مسل نمبر 30435 میں حمیدہ نذیر زوجہ خلیل احمد نذیر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 $۔ اور زیورات طلائی وزنی پونے بائیس تولہ مالیتی -/3412 C$۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 C$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ نذیر کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 خلیل احمد نذیر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا۔

مسل نمبر 30436 میں ناصرہ لئیق احمد خان بنت لئیق احمد خان قوم یوسف زئی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 C$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ لئیق احمد خان کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 لئیق احمد والد وصیت کنندہ کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ الحفیظ بقاپوری صاحب رحمان کالونی ربوہ سے لکھتی ہیں۔

میرے میاں سید عباس علی شاہ صاحب تقریباً ایک سال سے صاحب فراش ہیں پہلے تو چل پھر لیتے تھے اب سہارا کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور کچھ دنوں سے سانس کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ ان کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ بی۔ ایس۔ سی ٹیکسٹائل انجنیئرنگ

○ نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجنیئرنگ فیصل آباد نے پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان۔ اسلام آباد۔ فاٹا۔ آزاد جموں کشمیر۔ قبائلی علاقہ جات ڈیرہ غازی خان۔ راجن پور اور شمالی علاقہ جات کا ڈومیسائل رکھنے والے طلباء و طالبات سے B.Sc ٹیکسٹائل انجنیئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندگان کا F.Sc پری انجنیئرنگ مضامین کم از کم 60 فیصد نمبروں کے ساتھ پاس کیا ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان دینا ہوگا جو میتھ۔ فزکس۔ کیمسٹری اور انگریزی پر مشتمل ہوگا۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 6۔ اپریل 96ء کو لاہور۔ کراچی۔ اسلام آباد۔ پشاور اور کوئٹہ میں ہوگا۔

کالج پراسپکٹس اور داخلہ فارم کالج آفس سے 200 روپے کے عوض یا پرنسپل کالج کے نام 220 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ ارسال کر کے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14۔ مارچ 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

کھیل اور کھلاڑی

ورلڈ کپ کا تاج کون پہنے گا؟

ورلڈ کپ کی تیاریوں اور میچوں کے ساتھ ہی جو سب سے دلچسپ اور پرلطف بحث شروع ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ورلڈ کپ کون جیتے گا۔ سابقہ ورلڈ کپ ریکارڈ بتاتے ہیں کہ بیشتر پیشگوئیاں غلط نکلتی رہی ہیں۔ تاہم یہ بحث کرکٹ کے شائقین میں بہت مقبول ہے۔

بھارت کے ریکارڈ ساز بیٹسمین اور کرکٹ کے سابق بھارتی کپتان سنیل گواسکر جو ٹیسٹ میچوں میں دس ہزار رنز بنانے والے دنیا کے پہلے کھلاڑی ہیں یہ کہتے ہیں کہ چیمپئن شپ پاکستان کے حصے میں آئے گی۔ یاد رہے کہ گزشتہ ورلڈ کپ کے ابتدائی میچوں میں جبکہ پاکستانی ٹیم مسلسل ہار رہی تھی اور اس کا سیمی فائنل تک پہنچنا بھی مشکوک تھا تو سنیل گواسکر مسلسل کہہ رہے تھے کہ فتح پاکستان کے حصے آئے گی۔ اور انہی کی بات آخر میں حیران کن طور پر صحیح ثابت ہوئی۔

اب پھر سنیل گواسکر پاکستان کے حق میں پیشگوئیاں کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خود کہتے ہیں کہ میں بھارتی ہوں اور میری بھی دلی خواہش ہے کہ بھارت کی ٹیم ورلڈ کپ جیتے لیکن پاکستان کی ٹیم کی جس بات کو سنیل گواسکر نمایاں قرار دے رہے ہیں وہ اس کی فائٹنگ سپرٹ ہے۔ جو ہارتے میچ کو بھی فتح میں بدل دیتی ہے۔

ادھر ویسٹ انڈیز کے کپتان رچی رچرڈسن نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ویسٹ انڈیز اب کبھی ورلڈ کپ نہیں جیت سکتا میں انہیں غلط ثابت کروں گا۔

جنوبی افریقہ کے کپتان ہنسی کرونئے کا کہنا ہے کہ پاکستان فیورٹ ہے تو ہم بھی کم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وسیم اکرم اور وقار یونس تباہ کن باؤلر ہیں تو ایلن ڈونلڈ کی تین گیندیں میچ کا پانسہ پلٹ سکتی ہیں۔

بھارت کی آسٹریلیا کے ہاتھوں شکست کے بعد آسٹریلیا کو فیورٹ قرار دینے کا رجحان مزید ترقی کر گیا ہے۔ خود سابق بھارتی کپتان اور ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے آل راؤنڈر کپیل دیو کا کہنا ہے کہ آسٹریلیا اب بھی میرے نزدیک فیورٹ ہے۔ لیکن آسٹریلیا ایک اہم مسئلے سے دوچار ہے۔ اس کے فاسٹ باؤلر میکڈرمٹ آتے ہی ان فٹ ہو گئے ہیں۔ یہ وہی بات ہے کہ سابقہ ورلڈ کپ میں پاکستان کے فاسٹ باؤلر وقار یونس جاتے ہی ان فٹ ہو گئے اور ایک بھی میچ کھیلے بغیر واپس آ گئے۔ تاہم پاکستان نے ان کے بغیر بھی ورلڈ کپ جیت لیا۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 29- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ سیالکوٹ کے قریب پاک بھارت سرحد پر بھارتی فوج نے پاکستانی رینجرز پر زبردست فائرنگ کی۔ پاکستان کی طرف سے جوابی کارروائی کی گئی۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں کو بھارت کی بلا اشتعال فائرنگ سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے ڈائریکٹر ملٹری آپریشنز اس صورت حال پر بات چیت کریں گے۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران وقفے وقفے سے فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ اس فائرنگ کے دوران بھارت نے سیالکوٹ کی 120 کلومیٹر لمبی سرحد خاردار باڑ لگانے کا سلسلہ جاری رکھا۔

○ امریکن سنٹر لاہور میں امریکی سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز نے پہلی عوامی رابطہ تقریر میں کہا ہے کہ پاکستانی حکومت اور اپوزیشن کے سیاستدان کرپٹ ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ حکومت اقتصادی ترقی میں عورت کا رول بڑھائے۔ انہوں نے کہا کہ کم اجرت چائلڈ لیبر اور یونین سے سازباز ختم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ پاکستان اور بھارت میں تعلقات بہتر بنانے کے لئے اپنا رول ادا کرتا رہے گا۔ پریسلر ترمیم میں تبدیلی سے پاک امریکہ تعلقات کا نیا باب کھل گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور پاک امریکہ تعلقات میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ پاکستان کی حکومت کو قانون کی حکمرانی اور ملکی اقتصادی ڈھانچہ مضبوط کرنے کے لئے اپنا رول ادا کرتے رہنا چاہئے۔ پاک امریکہ تعلقات اب نجی تجارت اور سرمایہ کاری کی جانب بڑھ رہے ہیں۔

○ امریکی ڈیموکریٹ پارٹی کے سینیٹر ٹام ہارکن نے کہا ہے کہ پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالنے والی کوششیں ناکام رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سی آئی اے کی اطلاعات باعث تشویش تو ہیں مگر یہ اتنا سنجیدہ معاملہ نہیں ہے۔ براؤن ترمیم کو بلا رکاوٹ نافذ ہونا چاہئے۔ پریسلر پابندی لگانے کی کوشش غلط وقت پر کی جا رہی ہے۔ کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ امریکی صدر اور کانگرس نے انصاف پر مبنی فیصلہ کیا ہے۔

○ ایک امریکی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے پاس 18 حتف میزائیل ہیں۔ دو ہزار توپوں کے علاوہ 350 سٹنگر میزائیل 50 عنزا' گرین ایرو اور ریڈ آئی میزائیل ہیں۔ یہ اعداد و شمار امریکی کانگریس کی لائبریری کے ایز 20 ڈویژن کی طرف سے جاری کی گئی خصوصی رپورٹ میں بیان کئے گئے ہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے گزشتہ روز ایم کیو ایم کے وفد سے دو گھنٹے تک کراچی کے معاملے پر گفتگو کی۔ یہ ملاقات ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی ہدایت پر کی گئی جو بہت مثبت رہی۔ ایم کیو ایم کے وفد کے لیڈر سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ صدر کا رویہ مختلف نظر آیا۔ انہوں نے ہماری باتیں غور سے سنیں۔ چند روز میں صورت حال واضح ہو جائے گی۔ بے نظیر چاہیں تو ان سے بھی ملاقات کے لئے تیار ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم الیکشن کے لئے تیار ہیں۔ وزیراعظم نگران حکومت بنانے کے لئے اقدام کریں۔ دھاندلی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ تحریک چلانا جمہوری حق ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے شناختی کارڈ کو دھاندلی کی وجہ بتا کر مضحکہ خیز بیان دیا ہے۔ وہ جگ ہنسائی کا سامان کرنے کی بجائے فیصلہ واپس لے کر عقل مندی کا ثبوت دیں۔

○ پنجاب کے گورنر ریٹائرڈ جنرل راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ دہشت گردوں نے پنجاب کا رخ کر لیا ہے۔ جرائم بڑھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ جرائم بڑھے ہیں لیکن جب اخبار پڑھتا ہوں تو لگتا ہے کہ لاہور الٹ گیا ہے۔ اخبارات نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی سے آنے والے دہشت گردوں میں سے بعض کو بروقت پکڑ لیا گیا ورنہ عید اور کرکٹ میچوں میں وارداتوں کا خطرہ تھا۔ اس گروہ کے ارکان جدید ترین اسلحہ' راکٹ لانچر وغیرہ سے مسلح تھے اور غیر ممالک سے تربیت یافتہ تھے۔

○ بھارت نے دفاعی بجٹ میں آٹھ بلین ڈالر (آٹھ ارب ڈالر) تک اضافہ کر دیا ہے۔ دفاعی اخراجات میں یہ 10 فیصدی اضافہ ہے۔ وزیر خزانہ من سوھن سنگھ نے عبوری بجٹ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ باقاعدہ بجٹ کے موقع پر اس پر نظرثانی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت دنیا کی چوتھی بڑی فوج ہے ہم دفاعی ضروریات پر سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ اگر چین نے پابندیوں سے بچنا ہے تو پاکستان سے ایٹمی تعاون محدود کر دے۔ کلنٹن حکومت نے چین سے کاروبار کرنے والی امریکی کمپنیوں کو 10- ارب ڈالر کی بینک کی گارنٹی جاری کرنے کا کام روک دیا ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بتایا ہے کہ امریکہ نے یہ بات چین کو نجی طور پر کہی ہے۔

○ ایک امریکی سفارت کار نے کہا ہے کہ افغانستان میں چند ہفتوں تک خوفناک جنگ کا خطرہ ہے۔ علاقائی ممالک کو چاہئے کہ افغانستان کے معاملات میں مداخلت کی بجائے اقوام متحدہ کے امن مشن کو کامیاب بنائیں۔ امریکی سفارت کار نے جو حال ہی میں افغانستان کے دورے سے واپس آئے ہیں ایک پریس بریفنگ میں اسلام آباد میں بتایا کہ افغانستان میں ہمارا کوئی پسندیدہ دھڑا نہیں۔ وہاں وسیع البنیاد حکومت چاہتے ہیں۔ باہر سے حکومت مسلط نہیں کی جا سکتی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے گرفتار شدہ یوتھ ونگ کے لیڈر سعد رفیق کی عدالت میں پیشی کے موقع پر کارکنوں نے مظاہرہ کیا اور ڈی ایس پی کی گاڑی پر پتھراؤ کیا۔ مجسٹریٹ نے سعد رفیق کو جیوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیجنے کا حکم دیا تو کارکنوں نے سرکاری گاڑیوں پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ مسلم لیگ یوتھ ونگ کے ترجمان نے بیان میں کہا ہے کہ پرائیویٹ گاڑیوں کو حکومتی ایجنسیوں نے یوتھ ونگ کو بدنام کرنے کے لئے توڑا ہے۔

○ یونائیٹڈ بینک آف پاکستان کی نج کاری کا معاملہ طے پا گیا ہے۔ سعودی کمپنی بشارہ ہل لمیٹڈ کو 15.19 روپے فی شیئر کے حساب سے غیر مشروط طور پر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ کمپنی 26 فیصد حصص خریدے گی۔

○ بینکنگ جرائم کی خصوصی عدالت نے حدیبیہ کیس میں نواز شریف کے بھائی عباس شریف کے مختار حسین اور حمید بٹ کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

○ عدالت عالیہ پشاور میں ایک درخواست دائر کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی تقرری غلط ہے کیونکہ تقرر کے وقت وہ سینیئر ترین جج نہیں تھے۔ عدالت عالیہ نے حکومت کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ بھارتی پارلیمنٹ میں حوالہ سکینڈل پر بحث شروع کر دی گئی ہے ممبران پارلیمنٹ نے مطالبہ کیا ہے نرسیمہاراؤ کے خلاف بھی تحقیقات کرائی جائے۔ سکینڈل میں ملوث تمام ارکان پارلیمنٹ کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کی جائے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بھارتی پارلیمنٹ کے عام انتخابات سے پہلے آخری اجلاس میں بھارتی اپوزیشن حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے میں کوئی آئینی رکاوٹ نہیں۔ تاہم حال ہی میں اعلان کردہ انتخابی اصلاحات کے لئے قانون میں 16 ترامیم کرنا ہوں گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن میرے خلاف بڑی خوشی سے تحریک عدم اعتماد لے آئے میں اس کا خیر مقدم کروں گا۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام قانتہ ناہید سے تبدیل کر کے نازیہ مقدس خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

غلام مصطفیٰ خان
مکان نمبر 55/17 دارالعلوم وسطی ربوہ۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

امرض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-294034
فیکس: 0431-219065

کوٹھی و گائنی کلینک
برائے فوری فروخت
چار بیڈ اٹیچڈ باتھ' اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز' ڈرائنگ روم' ٹی وی لاؤنج' سٹڈی روم' سائیڈ روم' سٹنگ روم' جدید ترین کچن' سرونٹ روم بمعہ باتھ' سٹور روم' کارپورچ' سرسبز لان' پختہ صحن' پانی دو لائنیں' بجلی دو لائنیں' ٹیلی فون دو لائنیں' گیس سلنڈر چار عدد' جنریٹر ایک عدد' اے سی ایک عدد' فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ' جدید طرز تعمیر' بمع ایک عدد گائنی کلینک گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ روم دو عدد' لیبر روم' آفس و ایگزامینیشن روم' ایڈمشن روم دو عدد' صحن دو عدد' کار نرپلاٹ رقبہ 1/2 1 کنال' پختہ سڑک پر واقع سرگودہا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔ برائے رابطہ و ملاحظہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
15/12 دارالیمن شرقی ربوہ
فون: 04524-212426

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا' بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ